سوال

(16) سورۃ توبہ میں ترک بسم اللہ کے اسباب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ توبہ کو دوسری سورتوں کی طرح بسم اللہ سے کیوں شروع نہیں کیا گیا اس سورت کی تلاوت کے وقت یہ کہنا کہ «اَعوذ باللہ من النار، ومن شر کفار ومن غضب الجبار، العزۃ للہ ولرسولہ» صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ براءت (توبہ کے آغاز میں اس دعا کا پڑھنا جو آپ نے ذکر کی ہے بدعت ہے' اس کا کوئی ثبوت نہیں لہذا اسے اس سورے میں شروع میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ میں نے پنے بچپن میں ان الفاظ کو قرآن مجید کے بعض نسخوں کے حاشیہ پر لکھا ہے لہذا جو شخص ان الفاظ کو قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا ہوا دیکھے تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ ان کو مٹاد ے کیونکہ یہ الفاظ بدعت ہیں۔ اس سورت کے شروع میں ان کا پڑھنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

جہاں تک اس سوال کی پہلی شق کا تعلق ہے کہ اس سورت کو بسم اللہ سے کیوں شروع نہیں کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سورت اسی کرح بسم اللہ کے بغیر ہی نازل ہوئی ہے۔ اگر اس کے ساتھ بھی بسم اللہ سے کیوں شروع نہیں کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سورت اسی طرح بسم اللہ کے بغیر ہی نازل ہوئی ہے۔ اگر اس کے ساتھ بھی بسم اللہ نازل ہوئی ہوئی تو وہ بھی آج موجود اور محفوظ ہوتی کیونکہ للہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ آٹھایا ہوا ہے' ارشاد ربانی ہے:

إِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ‌ وَإِنّا لَهُ لَحـٰفِظونَ ٩ ... سورة الحجر

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''

نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ سورت اسی طرح بسم اللہ کے بغیر ہی منقول ہے۔ صحابہ کرام کو بھی اس مسئلہ میں بھی یہ مشکل پیش آئی تھی جیسا کہ سیدنا عثمان سے مروی ہے کہ سہ سورت کیا ایک مستقل سورت ہے یا یہ سورۃ انفال ہی کا بقیہ حصہ ہے۔ لہذا انہوں نے دونوں سورتوں کو الگ الگ تو کردیا۔ لیکن درمیان میں بسم اللہ نہ لکھی۔ دونوں سورتوں کو الگ الگ کرنا دراصل دو حکموں کے درمیان ایک حکم تھا۔ یعنی اگر یہ بات ثابت ہوجاتی کہ یہ سورۃ الانفال ہی کا بقیہ ہے تو پھر حد فاصل اور بسم اللہ کی ضرورت نہ تھی اور اگر یہ ثابت ہوجاتا کہ یہ مستقل سورت ہے تو پھر حد فاصل اور بسم اللہ دونوں کی ضرورت تھی لیکن ان میں کوئی بات ثابت نہ ہوسکی تو صحابہ کرام نے حد فاصل اور بسم اللہ تو قائم کردی لیکن بسم اللہ نہ لکھی اور یہ ایک صحیح اجتہاد تھا۔ (ابوداود الصلاۃ باب من جھر بھا حدیث: 786۔ ترمذی تفسیر القرآن باب 9 ومن سورۃ التوبہ حدیث: 3086)

میں علم الیقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس سورت کے شروع میں بھی بسم اللہ نازل ہوئی ہوتی تو یقیناً اب تک موجود اور محفوظ ہوتی کیونکہ ارشاد ہے :

إِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَإِنّا لَهُ لَحـٰفِظونَ ٩ ... سورة الحجر

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''

لہذا سورۃ براءۃ کی تلاوت شروع کرتے وقت ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھنا مشروع نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص29

محدث فتویٰ